

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 25/جون/2008ء بمطابق 20 جمادی الثانی 1429 ہجری بروز بدھ بوقت صبح بارہ بجکر پانچ

منٹ پریزیدنت جناب اسپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوسٹ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰى

اَلَّا تَعْدِلُوْا ۗ اَعْدِلُوْا ۗ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَالتَّقْوٰى لِلّٰهِ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَعَدَّ اللّٰهُ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۗ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ ۗ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ط

(پارہ نمبر ۲ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۸ تا ۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! کھڑے ہو جاؤ اللہ کے واسطے گواہی دینے کو انصاف کی اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو۔ عدل کرو یہی بات زیادہ نزدیک ہے تقویٰ سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ خوب خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ وعدہ کیا اللہ نے ایمان والوں سے اور جو نیک عمل کرتے ہیں ان کے واسطے بڑی بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (وقفہ سوالات) تمام سوالات معزز ممبر میر ظہور حسین کھوسہ صاحب کی طرف سے ہیں انہوں نے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہوئی ہے لہذا محکمہ ہیلتھ، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، خوراک اور، داخلہ کے سوالات اگلے اجلاس کے لیے مؤخر کیے جاتے ہیں اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: سردار مسعود علی خان لونی صاحب صوبائی وزیر اپنی نجی مصروفیات کی وجہ سے آج مورخہ

25/جون تا 28/جون 2008ء اسمبلی اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہیں لہذا وزیر موصوف نے مذکورہ بالا ایام کے لیے رخصت کی استدعا کی ہے۔

جناب جعفر جارج صاحب ممبر اسمبلی اپنی نجی مصروفیات کی بناء پر صوبے سے باہر جانے کی وجہ سے رواں اجلاس سے باقی ماندہ تمام دنوں کے اجلاسوں کے لیے رخصت کی درخواست دی ہیں۔
میر قمر علی خان گچھی وزیر حیوانات بوجہ ناسازی طبیعت اجلاسوں میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں۔ لہذا جناب وزیر صاحب نے مورخہ 25-26/جون کے اجلاسوں کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم مطیع اللہ آغا صاحب ڈپٹی اسپیکر اپنے حلقے کے دورے پر ہیں انہوں نے مورخہ 25-26/جون کے اجلاسوں کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصتیں منظور ہوں) اب میزانیہ بابت سال 2008-09ء پر بحث ہوگی۔ جی مولوی سرور صاحب!
مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): شکر یہ جناب اسپیکر! ایک حکومتی رکن کے لیے بجٹ پر بحث ایک مشکل کام ہے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! ایک منٹ آج کے اجلاس کی کارروائی دیکھنے کے لیے جناب جان محمد جمالی صاحب ڈپٹی چیئرمین سینٹ ہماری گیلری میں تشریف رکھتے ہیں میں انہیں خوش آمدید کہتا ہوں جی سرور صاحب! (ڈیسک بجائے گئے)

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب اسپیکر! اس لیے کہ اگر وہ حقائق چھپانا چاہیں تو الگ کہانی ورنہ اس کی اصل بات کہنا بہت مشکل ہوگی اپوزیشن رکن آسانی سے بات کر سکتے گا۔ جناب اسپیکر! جو بجٹ اس وقت زیر بحث ہے اس میں ہم بحیثیت ایک عوامی نمائندہ یہ قطعاً نہیں کہہ سکیں گے کہ ہم نے عوام کے لیے اس میں بہت کچھ کیا اس کی وجوہات میرے حساب میں کل اسمبلی میں جو بحث ہو رہی تھی جناب اسپیکر! وزیر خزانہ ہمیں سنتا ہی نہیں ہیں تو ہم بجٹ پر کیسے بات کریں یہ ہمیں سنیں یہ ہماری طرف توجہ دیں کہ ہم کیا بول رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ صاحب! آپ اس طرف توجہ دیں کیونکہ پھر جواب بھی آپ کو دینا ہے۔
 مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب اسپیکر! کل جس نقطے پر بحث ہو رہی تھی بہت
 سارے دوستوں نے اس پر اپنا تشویش ظاہر کیا تھا۔ وہ یہی تھا کہ کچھلی حکومت نے اور پھر خاص طور پر
 یہ جو سہ ماہی حکومت تھی جن میں سے ایک جام صاحب کی آخری تین مہینوں والی حکومت اور ایک
 Care taker حکومت تھی انہوں نے جو تباہی مچائی اور (ق) لیگ کو جتوانے کے لئے جس طرح
 پاکستانی قوم کے خزانے اور انکی امانت کو جس طرح بے دردی سے خرچ کیا (ڈیسک بجائے گئے)
 (مداخلت - شور)

جناب اسپیکر: سرور صاحب! آپ کسی پارٹی پر Direct تنقید نہ کریں۔
 مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): سر! یہ مجھے بات کرنے دیں پھر اپنی بات کریں میں
 نے کب انکو کہا ہے کہ نہ کریں۔

جناب اسپیکر: آپ بجٹ کے حوالے سے بات کریں۔
 مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): مجھے بات کرنے دیں۔ (مداخلت - شور)
 جناب اسپیکر: سرور صاحب! آپ اس کو بجٹ تک محدود کریں اس طرح یہ Unnecessary
 controversy ہوگی۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب اسپیکر صاحب! آپ چلا رہے ہیں یہ کیا
 تماشا ہے؟

جناب اسپیکر: جی آپ بات کریں۔ طور صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ (مداخلت)
 جناب اسپیکر: جی سرور صاحب! آپ جاری رکھیں۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx
 جناب اسپیکر: یہ الفاظ حذف کئے جائیں۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب ایک سال ختم ہو اور
 محکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کا روائی سے حذف کیئے گئے xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx

دوسرا سال شروع ہو تو یہ قریب قریب ہوتے ہیں ایک سال دوسرے سال کے ساتھ پچھلے اخراجات کا آئندہ اخراجات پر ضرور اثر پڑتا ہے۔ جناب اسپیکر! اگر میں اپنی ضرورت سے زیادہ خرچہ کروں تو آنے والی میری جو آمدنی ہے وہ ضرور متاثر ہوتی ہے۔ جناب اسپیکر! حقائق ہم نے قوم کو ہر صورت میں بتانے ہیں ہمیں غریب لوگوں نے اس لئے ووٹ نہیں دیا کہ ہم یہاں آکر 4 ارب 40 کروڑ روپے پر خاموش ہو جائیں اور صرف یہ کہہ دیں کہ جناب والا! معاشی امور میں خرچ ہوئے ہیں کس چیز کے معاشی امور ہیں۔ جناب اسپیکر! یہ غریب صوبہ ہے یہاں ہر کوئی چیخ رہا ہے کہ غریب ہے غریب ہے تو کیا ہم صرف یہی کہیں کہ جی لاہور والوں نے ہمیں لوٹا۔ اسلام آباد والوں نے ہمیں لوٹا اور اگر ہم خود لوٹ مار کریں تو جناب اسپیکر! اس کا ہم کوئی ذکر نہ کریں اس اسمبلی میں، کیوں نہ کریں؟ جناب اسپیکر! (ڈیسک بجائے گئے) جناب اسپیکر! حقائق قوم کو بتائے جائیں قوم کے مال کو قوم کے پیسے کو قوم کے خزانے کو اپنی ذاتی جائیداد سمجھ کر تقسیم کرنا جناب اسپیکر! کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔ اگر آپ حقائق قوم کو نہیں بتائیں گے تو پھر آپ یہی بھیک مانگتے رہیں گے ہر جون میں آپ اپنا وفد اسلام آباد بھیج کر اور وہاں پی ایم صاحب اور دوسروں کے دروازے پر بیٹھا کروہاں سے چندہ لا کر یہاں آپ ملازمین کو تنخواہ دیں گے۔ اور پھر کہیں گے باقی خیر ہے سیلاب آئے گا خیر ہے تاہی آئے گی خیر ہے ہم کچھ نہیں کر سکیں گے اسلئے کہ اسلام آباد والوں نے ہمیں لوٹا جناب اسپیکر! ہمیں اپنے گریبان میں جھانک کر سوچنا چاہئے جس کی بھی حکومت رہی ہے میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ (ق) لیگ نے، میں کہتا ہوں کہ کس کے دور میں ہوا ہے آپ پچھلے اخراجات اٹھا کر دیکھ لیں۔ جناب اسپیکر! کہ جام صاحب کے تین مہینوں میں ہوئے ہیں وہ پورے سال سے زیادہ ہیں اور پھر Care taker گورنمنٹ نے (ق) لیگ کو جتوانے کے لئے جو اخراجات اور جو پیسہ قوم کا ضائع کیا ہے اس کو کوئی حق حاصل نہیں تھا۔ جناب اسپیکر! کیا ہم الیکشن نہیں لڑ رہے تھے میں فخر سے کہتا ہوں آپ کے سامنے اور اس معزز ایوان کے سامنے کہ کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود موسیٰ خیل کے عوام نے اس بندے کو مسترد کیا جس کے لئے جام صاحب نے بھی ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اور Care taker گورنمنٹ نے بھی ایڑی چوٹی کا زور لگایا دھاندلی بھی کی انہوں نے عملہ بھی وہی لگائے جو انکی مرضی کا تھا۔ لیکن کرنے والا اوپر ذات ہے نہ جام ہے اور نہ ہی

Care taker آج جام بھی اللہ کے فضل و کرم سے اپنا منہ چھپا کر پھر رہا ہے۔ جناب اسپیکر! آج وہ قوم کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے اسلئے کہ اس نے اس قوم کا پیسہ اسلئے لوٹ کر کھایا کہ (ق) لیگ جیتے اور میں دوبارہ سی ایم بنوں۔ جناب اسپیکر! آپ کو سی ایم عوام بنا سکتا ہے آپ کو سی ایم صوبے کا غریب عوام بنا سکتا ہے۔ آپ کو سی ایم ڈالر نہیں بنا سکتا ہمیں حقائق دیکھنے چاہئیں میں آئندہ اور اس حکومت کو بھی یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ اخراجات کو کنٹرول کریں۔ خدا کے لئے اس صوبے کے عوام پر رحم کریں آج جناب اسپیکر! ایک بھی نئی اسکیم ڈالنے کی پوزیشن میں ہم نہیں ہیں میں موسیٰ خیل سے آیا ہوں یہ ہمارے سارے دوست یہاں اس دن حساب کیا تھا کوئی چالیس پینتالیس نئے دوست تشریف لاکچے ہیں۔ کیا وہ اپنے عوام کے پاس جا کر کیا کہیں ان کو یہی کہیں جناب وزیر خزانہ صاحب توجہ دیں۔ جناب اسپیکر صاحب! ایک تو ہم بجٹ پر بحث کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ صاحب!۔۔۔۔۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): نہیں وہ مجھے سنے گا تو میں تقریر کروں گا کہ آئندہ پھر گھیلانہ ہو۔

جناب اسپیکر: آپ اسپیکر کو مخاطب کریں وہ ساری چیزیں ریکارڈ ہو رہی ہیں۔ وزیر خزانہ تک پہنچائیں گے۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب اسپیکر! ایک اسکیم دینے کے لئے ہم قابل نہیں ہیں اس وقت میں ایک غریب حلقے سے منتخب ہو کر آیا ہوں میں وہاں جا کر کیا کہوں گا میں یہی کہوں گا کہ پیسہ تھا وہ (ق) لیگ کے انتخابی مہم میں چلا گیا اس لئے بیٹھ کر آئندہ دو تین سال اور انتظار کرو۔ بھوکا پیاسا بیٹھو۔ جناب والا! ان کا کام یہی ہے یہ ابھی جائے اور مستقل جائیں گے پھر کبھی نہیں آئیں گے۔

Mr. Speaker: Syed Ehsan Shah Minister of Industries on a point of order.

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): جناب اسپیکر! آپ سے بھی یہی گزارش ہے اور معزز رکن اسمبلی سے بھی گزارش ہے کہ ایوان کے ماحول کا خیال رکھا جائے۔ اور ایسے الفاظ جوش خطابت میں مولوی

ہے اس کو بولنے دیں۔

جناب اسپیکر: جب آپ کی تقریر کی باری آئے گی آپ بولیں۔ اراکین کی تقریر کے دوران جو بھی

غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ حذف کئے جاتے ہیں جی سرور صاحب!

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب اسپیکر! چالیس پینتالیس کے قریب نئے ممبر

صاحبان اس اسمبلی میں تشریف لائے ہیں۔ لیکن وہ انتہائی مایوسی کے عالم میں اپنے حلقوں میں جائیں

گئے اسلئے کہ گورنمنٹ نے کہا ہے کہ ایک بھی نئی اسکیم نہیں ڈال سکتی ہے اب آپ بتائیں اسپیکر صاحب! کہ

ہم اپنے لوگوں کو کیا جواب دیں گے۔ اب آپ کہیں کہ جی آپ حقائق بھی نہ بتائیں آخر ہم لوگوں کے

پاس جائیں گے تو وہ ہم سے یہی پوچھیں گے کہ آپ ممبر بنے ہیں اور پھر آگے جا کر آپ منسٹر بھی بنے تو

آپ ہمارے لئے کیا لائے ہیں۔ ہم ان کو کوئی جواب تو دیں گے ظاہر ہے ہم قوم کو کوئی حقائق تو بتائیں

گے کہ جناب والا! پچھلی حکومت نے Care taker گورنمنٹ نے جو پیسہ تھا آپ کو دینے کے لئے وہ

انہوں نے خرچ کر دیا اب آپ آرام سے بیٹھیں اور دو سال انتظار کریں۔ جناب اسپیکر! یہ بہت دکھ کی

بات ہے عوام کا سامنا بہت مشکل کام ہے آسانی سے نہیں ہوگا۔ انہوں نے تو اپنے کروڑوں اور اربوں

روپے تقسیم کئے ہیں ان کو کیا فکر ہے۔ اور پھر ان کو جتوانے والی ایجنسیاں ہیں ان کو جتوانے والے وہی پیسہ

ہے ہم لوگ تو نہ ایجنسی کے تھرو آئے ہیں اور نہ پیسے کے تھرو آئے ہیں ہمیں تو غریب عوام نے ایک خدمت

کے لئے بہتر سمجھ کر بھیجا ہے۔ جناب اسپیکر! موسیٰ خیل ایک انتہائی پسماندہ ڈسٹرکٹ ہے ایک انتہائی

پسماندہ علاقہ ہے اور پسماندہ جناب اسپیکر! اس لئے ہے کہ اس پر توجہ نہیں دی گئی ہے۔ ورنہ دنیا کی تمام

اللہ پاک نے جو نعمتیں زمین میں پیدا کی ہیں وہ موسیٰ خیل میں ہیں۔ جناب اسپیکر! اس وقت سب سے

زیادہ بارشیں موسیٰ خیل میں ہوتی ہیں یہ اس کا کرم ہے اگر یہ (ق) والوں کے ہاتھ میں ہوتا تو پتہ نہیں

ہمارے اوپر بارش بھی نہ ہوتی۔ بہر حال اللہ کا کرم ہے کہ ہمارے ہاں جناب اسپیکر! 45 ملی میٹر بارش

سالانہ ہوتی ہے اس وقت بھی صورتحال یہ ہے مجھے فون آتے ہیں ہر دن بارش ہوتی ہے۔ اور اگر ایک دن

نہ ہو تو دوسرے دن ضرور ہوتی ہے۔ یہ پانی جناب اسپیکر! تمام کا تمام ضائع ہو رہا ہے اب اگر وہاں ڈیم

بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کا روائی سے حذف کیئے گئےXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

بنادیے جائیں تو یہ پانی اسٹور ہوگا۔ ان سے نہریں بھی نکل سکتی ہیں ان سے پانی کا جو لیول ہے وہ بھی اوپر آئے گا ان سے لوگ بھی پیئیں گے ان سے مال مویشی بھی پیئیں گے لیکن کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے جناب اسپیکر! اس بارشوں والی مون سون کے زد میں ہونے والے علاقے پر۔ جناب اسپیکر! کوئی ڈیم نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: Thank you

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): اچھا اسکے ساتھ جناب اسپیکر! ہمارے ہاں سب سے زیادہ جنگلات ہیں اسلئے کہ بارشیں زیادہ ہوتی ہیں۔ ایسے علاقے ہیں کہ جناب اسپیکر! اگر آپ وہاں جائیں تو آپ چل نہیں سکیں گے اتنے گھنے جنگل ہیں۔ وہاں گیس نہیں ہے لوگ اپنی ضروریات کے لئے جنگل بھی کاٹ رہے ہیں اس کے باوجود بھی اتنے قیمتی اتنے گھنے جنگل ہیں اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے اور نہ جنگلات کا کوئی ہمیں ڈھانچہ نظر آیا اور نہ کبھی انہوں نے ہماری طرف کوئی توجہ دی۔ خصوصاً جناب اسپیکر! ایجوکیشن کے حوالے سے موسیٰ خیل انتہائی پسماندہ ہے۔ یہاں کیڈٹ کالج بن رہے ہیں ریڈیشنل کالج بن رہے ہیں ماڈل اسکول بن رہے ہیں۔ جناب والا! اس غریب اور پسماندہ علاقے کی طرف آج تک کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ ایک بھی ایسا تعلیمی ادارہ نہیں ہے جس میں غریب کا بچہ یا اس علاقے کا کوئی شہری پڑھ کر یہاں آئے۔ یہاں جتنے ہمارے ملازم ہیں آپ کے بلوچستان میں موسیٰ خیل کے نام سے وہ تمام کے تمام اپنی صلاحیتوں سے ٹاٹ پر بیٹھ کر اور درخت کے سائے میں بیٹھ کر پڑھ چکے ہیں۔ اور اس صوبے میں انہوں نے میں ان کا نام لوں گا جنہوں نے اس صوبے کی وقعتاً خدمت کی ہے آپ نے سنا ہوگا سینئر آفیسر یہاں سے گزرے ہیں۔ لیکن وہ کسی کیڈٹ کالج یا ماڈل اسکول سے پڑھ کر نہیں آئے ہیں۔ مثال مرجان خان کا میں نام لوں گا یہاں ہماری گیلری میں سیکرٹری صاحبان تشریف فرما ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ کتنا محنت کش آفسر تھا اس کا تعلق اس غریب علاقے سے تھا۔ عطا جعفر صاحب تھے لیکن یہاں تو گرڑے میں وہی آیا جس کا کوئی والی وارث نہیں تھا۔ بحر کیف جناب اسپیکر! میں اس ہاؤس کے توسط سے آپ کے توسط سے اور وزیر خزانہ صاحب تشریف فرما ہیں ان سے عرض کروں گا کہ وہ موسیٰ خیل کے حوالے سے اپنا جو بجٹ ہے اس میں نظر ثانی کرتے ہوئے ایک انتہائی ماحول بنا دیں۔ ایجوکیشن

کے حوالے سے اور وہاں ایک ماڈل اسکول کیڈٹ کالج کے نام سے ایک ادارہ بنا دیا جائے تاکہ موسیٰ خیل کے غریب لوگ بھی یہ سمجھیں کہ ہم پاکستانی ہیں اور ہمیں بھی یہ حق دیا جا رہا ہے کہ ہم صحیح معنوں میں پڑھ کر آگے جاسکیں۔ جنگلات کے حوالے سے جو ماحول وہاں بنا ہوا ہے اچھا ہوا سی ایم صاحب بھی تشریف لے آئے۔ تو موسیٰ خیل میں جنتی جنگلات کے حوالے سے ایک اچھی صورتحال بن سکتی ہے کسی اور علاقے میں شاید اس قدر نہ ہو۔ جناب والا! ہیلتھ کے حوالے سے ہماری حالت یہ ہے کہ وہاں جتنے بھی ہسپتال ہیں ایک میں بھی ایم بی بی ایس ڈاکٹر نہیں بیٹھا ہوا ہے اسمیں کمپوڈرز اور میڈیکل ٹیکنیشن بیٹھے ہیں۔ جب مریض جاتے ہیں جناب اسپیکر! اس کو مرقان ہوتا ہے تو اس کو دو آئی ٹائیفا سیدی دی جاتی ہے اور بے چارہ الٹا اور مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ حالت یہ ہے کہ ہمارے مریض یا تو ڈیرہ غازی خان جاتے ہیں یا پھر لورالائی اور کونٹہ آتے ہیں۔ اس وقت بھی کونٹہ کے ہسپتال میں جناب اسپیکر! میرے حلقے کے دس مریض زیر علاج ہیں۔ اور اتنے بڑے مرض میں خدا نخواستہ مبتلا بھی نہیں ہیں اگر وہاں ڈسٹرکٹ ہسپتال بحال ہو تو جناب اسپیکر! یہ آسانی سے اپنا علاج کروا سکتے ہیں۔ میں آپ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جس کو ہماری باتوں سے تکلیف ہوئی ان کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے اسلئے کہ ہم حقائق قوم کو ضرور بتائیں گے۔ جناب اسپیکر! سڑکوں کے حوالے سے موسیٰ خیل ایک سنگم پر واقع ہے۔ ہماری ایک سائڈ پرنیشنل ہائی وے ڈیرہ غازی خان اور لورالائی کے نام سے اور دوسری سائڈ پریڈی آئی خان اور ژوب کے نام سے گزر رہی ہے۔ لیکن ہمارا ایک ساتھ تھوڑا بہت رابطہ ہوا تھا جو کہ واپس وہ روڈ ساری ٹوٹ گئی۔ جبکہ دوسری روڈ جو نیشنل ہائی وے ڈی آئی خان اور ژوب ہے اس سے ہماری آمد و رفت کے لئے ایک کچا راستہ ہے۔ ہمارے ہاں زرعی زمینیں بے شمار ہیں زراعت بے شمار ہیں لیکن لوگ اس لئے زمینداری پر توجہ نہیں دیتے ہیں کہ اگر ہم کاشت بھی کریں اور مارکیٹ تک نہ پہنچا سکیں تو اس کا کیا فائدہ ہے۔ جناب اسپیکر! میں آپ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں آپ نے مجھے بہت حوصلے سے سنا اتنا ٹائم آپ نے دیا مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی میرا خیال رکھیں گے۔ شکر یہ!

جناب اسپیکر: شکر یہ محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ!

محترمہ غزالہ گولہ بیگم: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا شکر یہ ادا کرتی

ہوں۔ کہ آپ نے سب سے پہلے مجھے موقع دیا ہے تاکہ میں بجٹ کے حوالے سے کچھ بول سکوں۔ سب سے پہلے جناب! میں یہ کہوں گی کہ یہ ہمارے لئے بہت بڑی اعزاز کی بات ہے کہ آج بلوچستان اسمبلی کا پہلی مرتبہ پیپلز پارٹی شہید جمہوریت محترمہ بینظیر بھٹو کی پارٹی نے ایک متوازن بجٹ پیش کیا ہے۔ میں قائد ایوان نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے وفاق سے بھی تین بلین امداد لے کر ہمارے بجٹ میں اضافہ کرایا ہے میں نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اور وزیر خزانہ میر محمد عاصم کر دگیلو صاحب کو کہ انہوں نے ایک متوازن بجٹ ٹیکس سے مستثنیٰ بجٹ عوام دوست بجٹ پیش کیا ہے 2007-08ء کے مقابلے میں یہ ہمارا کم خسارے والا بجٹ ہے اور اس میں جو ایک سے چار گریڈ تک کے ملازمین کو مراعات دی گئی ہیں اور بائیس ارب روپے کے اور ڈرافٹ بجٹ کے باوجود ایک بہت اچھا بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ میں اپنی خواتین کے حوالے سے یہ کہوں گی کہ یہ سال خواتین کی ترقی کا سال وفاق کی طرف سے اعلان ہوا ہے چونکہ میں یہ چاہوں گی بقایا تین صوبوں میں وومن منسٹری خواتین کا ادارہ بنایا گیا ہے تو اس میں ہمارے صوبے کو بھی یہاں کی خواتین کے مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک الگ وومن ڈیپارٹمنٹ وزارت کا علیحدہ سے اعلان کیا جائے۔ اس سلسلے میں میں یہ کہوں گی کہ یہاں مسائل تو بہت زیادہ ہیں میں صحبت پور ضلع جعفر آباد سے تعلق رکھتی ہوں یہ علاقہ کم ترقی یافتہ ہے سڑکوں کے حوالے سے بھی چاہے وہ صحت کا مسئلہ ہو یا تعلیم کا یا صاف پانی کا ہمارے عوام کو اور خواتین کو وہاں کافی مسائل درپیش ہیں وہاں کے لئے میں ایک ہسپتال کے لئے بھی کہوں گی کیونکہ وہ ایک تحصیل ہے کم از کم پچیس تیس ہزار کی آبادی ہے زچگی کے دوران سہولت وہاں میسر نہ ہونے کی وجہ سے عموماً جیکب آباد اور لاڑکانہ کی طرف جانا پڑتا ہے اور راستے میں ہی خواتین کی اموات ہو جاتی ہیں وہاں صحبت پور کے لئے میں ایک Mother and child کے لئے ایک ہسپتال کے لئے کہوں گی۔ اور تعلیم کے لئے وہاں اسکول تو موجود ہیں لیکن کالج وہاں پر موجود نہیں ہے میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد بچیوں کو بہت دشواری ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ میں صاف پانی کے لئے ضرور کہوں گی کہ وہاں کے لئے صاف پانی مہیا کیا جائے۔ شکر یہ!

جناب اسپیکر: نسرین کھیران صاحبہ اور حسن بانو صاحبہ۔ یہاں ان کے نام آئے ہیں۔

جناب اسپیکر: ظہور بلیدی صاحب!

جناب ظہور احمد بلیدی (وزیر جی ڈی اے): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ یہ بجٹ 2008-09ء کا جو پیش ہوا ہے اس کو بنانے کے لئے حکومت کو بہت وسائل چاہئیں کیونکہ بلوچستان وسائل سے مالا مال صوبہ ہے اس میں گیس، کاپر اور دیگر وسائل موجود ہیں لیکن ہم ہر سال جب بجٹ پیش کرتے ہیں تو ہمیں وفاق کی طرف دیکھنا پڑتا ہے۔ اسی سال بھی ہمارے ساتھ یہ ہوا ہے ہمیں بجٹ بنانے کے لئے وفاق سے رجوع کرنا پڑا ہے وفاق نے ہمیں تین ارب کی گرانٹ دی ہے تب ہم بجٹ بنانے کے قابل ہوئے ہیں۔ اس کے پیچھے جو بھی وسائل تھے وہ بھی ہمیں معلوم ہیں ہمارا بائیس ارب روپے کا اوور ڈرافٹ تھا جس کی وجہ سے بلوچستان کو کافی مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جناب اسپیکر! یہ جو بجٹ پیش ہوا ہے میرے خیال میں جو ہمارے اصل معاملات تھے ان پر توجہ نہیں دی گئی ہے۔ بلوچستان میں گزشتہ ساٹھ سالوں سے زیادتیاں ہو رہی ہیں اس میں فوجی آپریشن بھی ہے جب ڈیرہ بگٹی اور کوہلو میں فوجی آپریشن کیا گیا وہاں سے آبادی نقل مکانی کر کے دوسرے علاقوں میں آباد ہوئی۔ نہ وفاق سے نہ ہمارے بجٹ سے ان کی بحالی کے لئے کوئی رقم مختص کی گئی ہے نہ ان کو دوبارہ آباد کیا گیا ہے جب وفاق حکومت آئی تھی تو انہوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ بلوچستان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور ہم فوری طور پر بلوچستان کے جو فوجی آپریشن سے متاثرین ہیں ان کو ڈیرہ بگٹی اور کوہلو میں آباد کریں گے۔ لیکن ابھی تک ان کے لئے نہ وفاق نے کچھ کیا ہے نہ ہی ہمارے بجٹ میں پی ایس ڈی پی میں کچھ رکھا ہے نہ رقم مختص کی ہے۔ اور بات یہ ہے کہ بلوچستان میں دو طرح کے آپریشن ہوئے ہیں ایک آپریشن تو فوجی کرتے ہیں دوسرا آپریشن وفاق نے ہر وقت کیا ہے۔ وہ یہ کہ بلوچستان کے لوگوں کے جو بنیادی مسائل ہیں ایک تو تعلیم ہے دوسرا صحت۔ تعلیم میں بلوچستان کو ہمیشہ پسماندہ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے ابھی جو بجٹ اسمیں دس کیڈٹ کالج تھے اور تین پرائیویٹ اسکولوں کو Encourage کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں اور کوئی سہولت نہیں دی گئی ہے۔ اور آخر میں جیسا کہ جناب اسپیکر! پچھلے دنوں اخبار میں آیا تھا کہ آپ نے اعلان کیا ہے کہ میں اپنے ترقیاتی فنڈ سے دس لاکھ ڈیرہ بگٹی کے لئے دے رہا ہوں اور ہماری محترمہ رقیہ ہاشمی نے بھی آپ کی تجویز کی تائید

کی تھی میں بھی اپنے ترقیاتی فنڈ سے دس لاکھ روپے دینے کا اعلان کرتا ہوں۔

Thank you very much.

جناب اسپیکر: شکریہ! جی محترم راجیلہ درانی صاحبہ آپ کا نام آیا ہے۔

محترم راجیلہ درانی (وزیر پراسیکیوشن): میں کل تقریر کروں گی۔

جناب اسپیکر: جی۔ اچھا کیپٹن عبدالخالق صاحب!

کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی: جناب! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا جس طرح مجھ سے پہلے ایک رکن اسمبلی نے ذکر کیا تھا ایک حکومتی رکن کی حیثیت سے بجٹ پر تقریر کرنا یا تنقید کرنا ایک بہت ہی مشکل کام ہے لیکن پھر بھی اس کو بہتر بنانے کے لئے کچھ بحث کی جاسکتی ہے۔ میں بجٹ کے حوالے سے صرف اتنا ذکر کروں گا کہ مجموعی طور پر دوسرے علاقوں کی نسبت جنوبی بلوچستان کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا کچھ میرے پاس ایسے پوائنٹس ہیں میں اپنے علاقے کے حوالے سے ذکر کرنا چاہوں گا۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے ہمارے نیشنل ہائی وے کے حوالے سے جو کہ فلات ٹو چمن جس کے کنٹریکٹ دو کمپنیوں کو دیا گیا تھا حسنین کالٹیکس کے نام سے اور ایک ایس کے بی کے نام سے اس کا سفر 170 میل ہے آدھا ایس کے بی کے پاس ہے اور آدھا حسنین کالٹیکس کے پاس ہے۔ جناب اسپیکر! ایس کے بی والے اپنا کام تقریباً مکمل کر چکے ہیں اور بقایا جو آدھا پورٹن ہے جنگل پیر علیزئی سے چمن تک اس پر روز حادثات ہو رہے ہیں آپ نے پچھلے دنوں بھی اخبار میں پڑھا ہوگا کہ ایک کنٹریکٹ دو گاڑیوں پر گرا ہے جس سے ایک ہی خاندان کے نو آدمی فوت ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں پرائم منسٹر صاحب جب کوئٹہ آئے تھے کابینہ کی میٹنگ کے دوران ان کے سامنے یہ پوائنٹ اٹھایا گیا اور ہمارے سی ایم صاحب کی جب کابینہ میٹنگ ہوئی تھی اس میں بھی یہ پوائنٹ اٹھایا گیا تھا۔ اور یہاں پر جب اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوا تھا اس میں میں نے بات کی۔ کہ ہماری جو یہ روڈ ہے اس کی یہ حالت ہے بلوچستان کے اندر کوئی ایسا فرد یا شخص یا ادارہ نظر نہیں آ رہا ہے جو کہ اس کمپنی سے یہ سوال کیا جاسکے کہ آپ نے یہ کنٹریکٹ کب لیا تھا آپ کے پاس کتنا وقت تھا اور اس کو مکمل کرنے کیلئے وقت کتنا تھا کتنی آپ کے پاس رقم تھی کتنے کا ٹھیکہ تھا۔ اور اس سلسلے میں آپ نے کتنی اماؤنٹ ڈراہ کرائی ہے۔ جناب!

حسین کا لٹیکس کے خلاف میں نے چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں بھی بات لائی ہے سیکرٹری فیڈرل منسٹری صادق چٹھہ صاحب کے نوٹس میں بھی میں یہ بات لاچکا ہوں۔ بلکہ وہ کوئٹہ آئے تھے میں نے ان سے رابطہ کیا ہے میں ان کو لے کر گیا ہوں روڈ دکھائی ہے۔ پھر وہاں سے ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا ہے زبانی کلامی تو باتیں ہو جاتی ہیں لیکن ابھی تک اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے۔ اس پر آپ کی خصوصی توجہ چاہئے۔ یہ بات جو متعلقہ لوگ ہیں ان تک پہنچائی جائے کہ اس روڈ پر کام کیوں نہیں ہو رہا ہے اور کب تک شروع ہوگا اور کب ختم ہوگا۔ انہوں نے تو مجھے یہ تسلی دی ہے کہ اس سال جو کام پیچیس کلومیٹر کا ہے اور جو حسین کا لٹیکس کے ذمے ہے وہ مکمل ہو جائے گا۔ لیکن ابھی تک کوئی کام نہیں ہو رہا ہے روز ٹرانسپورٹ والے روڈ بلاک کر دیتے ہیں اور ہمیں ہر روز یہاں سے بھاگ کر جانا پڑتا ہے روڈ کھلوانے کے لئے۔ روز حادثات ہوتے ہیں لوگ مر رہے ہیں غریب لوگوں کو تکلیف ہے ٹرانسپورٹ والوں کو Problem ہو رہے ہیں۔ لیکن اس پر کوئی دھیان نہیں دے رہا ہے۔ دوسری میری گزارش یہ ہے کہ چمن ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ہمارے پاس کوئی ادویات نہیں ہیں۔ اور اگر یہاں پر ہیلتھ منسٹر ہوتے تو کہہ دیتے کہ وہاں پر ہمارے پاس کوئی اسپیشلسٹ ڈاکٹر نہیں ہے بالکل Functional hospital ہے وہاں پر سارے وارڈ موجود ہیں ڈاکٹر موجود ہیں۔ سالانہ فنڈز اور ادویات خریدنے کے لئے فنڈز موجود ہیں لیکن ہمارے پاس اس ہسپتال میں کوئی اسپیشلسٹ ڈاکٹر موجود نہیں ہے جب کوئی Casualty ہوتی ہے تو اس روڈ کی وجہ سے اور وہاں اسپیشلسٹ ڈاکٹر نہ ہو کی وجہ سے ہمیں بھاگ کر کوئٹہ آنا پڑتا ہے۔ جو کہ اکثر اوقات لوگوں کی اموات راستے میں ہو جاتی ہیں۔ جناب! یہ دو چیزیں تھیں جو آپ کے نوٹس میں لانی تھیں اس اُمید کے ساتھ کہ آپ اس پر اپنی خصوصی توجہ دیں گے۔ اور Concerned لوگوں تک ہماری بات پہنچائیں گے۔ مہربانی!

جناب اسپیکر: شاہدہ رؤف صاحبہ!

محترمہ شاہدہ رؤف: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ جناب! آپ نے مجھے موقع دیا۔ سب سے پہلے تو میں اپنے سی ایم صاحب اور فنانس منسٹر کو بجٹ پیش کرنے پر مبارک باد دیتی ہوں اس کے بعد ہم آگے چلتے ہیں۔ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ جو ہماری نئی اسمبلی وجود میں آئی ہے ہم اپوزیشن کے بغیر چل رہے ہیں تو

میں سمجھتی ہوں کہ ایسے میں ہمیں اپوزیشن کا کردار بھی خود ادا کرنا ہے۔ وہ اقدامات جو قابل تحسین ہیں کافی لوگوں نے ان کی تعریف بھی کی ہے میں دو چار باتیں ایسی کرنا چاہوں گی جن کے بارے میں میں ذاتی طور پر تحفظات رکھتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ وہ میں آپ کے سامنے رکھ دوں سب لوگوں نے بجٹ پر بات کی ہے میں اس کی تفصیل میں تو نہیں جاؤں گی کچھ اہم Problems ہیں جو اس وقت ہمارے صوبہ کو درپیش ہیں۔ میں اس کے بارے میں یہ کہوں گی ایک تو سب سے پہلے ہر بجٹ سے پہلے ہمیں وفاق کی طرف بھاگنا پڑتا ہے وہاں جانا پڑتا ہے چاہے نواب رییسانی صاحب ہوں یا ہمارے اکیس سی ایم صاحب جو ہمارے گزرے ہیں۔ ہم نے پچھلے پانچ سال میں بھی یہی چیز دیکھی ہے کہ ہمیں ہر بجٹ سے پہلے اسلام آباد جانا پڑتا ہے ان کے سامنے ہاتھ پھیلا نا پڑتا ہے اور پھر یہ ان کی صوابدید پر ہے کہ وہ ہمیں کتنا دے دے تاکہ ہم پھر اپنا بجٹ بنائیں اس بارے میں ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ ہم اس پر تنقید کوئی کر سکیں۔ ہ ایک ایسی چیز ہے کہ اس رقم کے اندر جو بھی بجٹ بن سکتا تھا ہماری حکومت نے بنا کر دے دیا ہے اس سے شاید وہ زیادہ کر ہی نہیں سکتے تھے۔ لیکن بات یہ ہے کہ ہم کب تک وفاق سے بھیک مانگتے رہیں گے اگر اب بھی ہم نہیں سمجھیں گے اور یہ نہیں سوچیں گے کہ وفاق میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہے صوبے میں بھی پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اگر ہم اپنا یہ مسئلہ اب اس وقت حل نہیں کر سکتے ہیں تو آگے مجھے تاریکی ہی نظر آتی ہے آئندہ بھی پھر یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اس وقت ہمارے معزز ممبر اور معزز منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں میں ان کی خدمت میں ایک بات عرض کروں گی کہ اب وہ وقت ہے کہ ہمیں اپنے حقوق کے لئے آواز بلند کرنی ہے اور ہم اپنی یہ بات منوا سکتے ہیں پھر ہمارے پاس آئندہ کوئی چیز نہیں ہے اور صرف یہی طریقہ کار ہے ہر سال ہر بجٹ سے پہلے ہم وفاق کی طرف دیکھیں گے وہ ہمیں دے دے۔ ورنہ یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا اور مسئلہ جو اس وقت صوبے کو درپیش ہے امن وامان کا ہے۔ ہر بندہ لاء اینڈ آرڈر سے تحفظات کا شکار ہے ہم گھروں سے باہر نکلتے ہیں ہمیں اس چیز کی سیکورٹی نہیں ہے ہمیں اس چیز کے بارے میں علم ہی نہیں ہے کہ ہم واپس آ جائیں گے۔ یہ صرف سیٹلر کا مسئلہ لاء اینڈ آرڈر کا نہیں ہے آپ یہ سب جانتے ہیں کہ اس وقت چاہے وہ پٹھان ہے چاہے وہ کسی بھی قوم سے تعلق رکھتا ہے اس کا اس وقت بڑا مسئلہ یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کے لئے ہم جتنی رقم مختص کر رہے ہیں اس کے باوجود اس کے اچھے نتائج

کیوں نہیں حاصل کر سکے ہیں۔ یقیناً یہ کسی نہ کسی کی کمزوری ہے جو ہم اتنی رقم خرچ کرنے کے باوجود اچھے نتائج حاصل نہیں کر سکے ہیں۔ یہاں پر 44 وزراء کے باوجود ہم کو نیٹ سٹی کے اندر عوام کو تحفظ نہیں دے رہے ہیں یہ ایک سوالیہ نشان ہے یہاں پر انتظامیہ کی کمزوری ہے یا ہماری کمزوری ہے تو اس کو بھی ہمیں یہاں ظاہر کرنا چاہئے۔ ایک اور اہم مسئلہ واسا ڈیپارٹمنٹ کا ہے میں اللہ تعالیٰ کی بڑی شکرگزار ہوں کہ اب تو اس کا ایک وزیر بھی ہے اس کے لئے ہم پچھلے پانچ سال تو شور مچاتے رہے ہیں کہ واسا والوں کو کس طرح پابند کیا جائیں کہ وہ اسمبلی کے فلور پر آ کر ہمارے سوالوں کے جواب دیں۔ کوئی ڈیپارٹمنٹ ہی نہیں تھا واسا کا۔ لوگ اس قدر من مانیاں کر رہے تھے مجھے پورا پتہ نہیں ہے کہ پچھلے سال اس کے لئے آٹھ ارب روپے بجٹ آیا تھا۔ وہ کہاں گئے وہ کس مد میں لگے اس کے بارے میں ہمیں کوئی پتہ نہیں ہے ممبر اسمبلی ہوتے ہوئے مجھے آج تک پتہ نہیں ہے کہ یہ پیسے کہاں لگے ہیں۔ اتنی رقم خرچ کرنے کے باوجود یہاں کو نیٹ کی حالت آپ دیکھ رہے ہیں میں اندرون بلوچستان کی بات نہیں کر رہی ہوں میں صرف کو نیٹ کی بات کر رہی ہوں۔ کو نیٹ کا ہر شہری اس ڈیپارٹمنٹ سے عاجز ہے واسا نے لوگوں کو مجبور کر دیا ہے وہ اپنے گھروں سے نکلتے ہیں احتجاج کرتے ہیں آفس جلا رہے ہیں اس کے باوجود اس کی شنوائی نہیں ہے فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں میں چاہوں گی کہ وہ ان پوائنٹس کو نوٹ کر لیں میں ان سے یہ گزارش کروں گی کہ یہ میری آواز نہیں ہے یہ ہر شہری کی آواز ہے۔ ہمیں ان چیزوں کو ان مسائل کو حل کرنا ہے ہم اتنا پیسہ دے رہے ہیں کدھر جا رہا ہے۔ بخدا مجھے کسی کی نیت پر شک نہیں ہے ہماری نیتیں صاف نہیں ہیں میں یہ کہہ رہی ہوں اگر ہماری نیتیں صاف ہیں تو اس کا رزلٹ ہم کیوں نہیں پارہے ہیں۔ وہ چیزیں وہ رزلٹ جو ہمیں چاہئے جس مد میں ہم پیسہ دے رہے ہیں وہ ہمارے سامنے کیوں نہیں آسکا ہے آجکل جو گرمی کا موسم ہے اور کیسکو والوں نے جو ہمارے اوپر عذاب نازل کیا ہوا ہے ہر ایک گھنٹے بعد بجلی جا رہی ہے اور ہمیں پتہ ہی نہیں ہے لوڈ شیڈنگ کا کوئی شیڈول ہی نہیں ہے اس کے بعد واسا کو دیکھا جائے پانی کی بوند بوند کو لوگ ترس رہے ہیں۔ میں یہ کہتی ہوں بھلے آپ جتنا پیسہ دے دیں لیکن بخدا کوئی ایسا انتظام کر دیں کوئی ایسا انتظامی ڈھانچہ لے آئیں جو ان چیزوں کو دیکھ لیں کہ یہ پیسہ صحیح طریقے سے خرچ ہو رہا ہے یا نہیں۔ بجٹ سے پہلے یہاں ایک سیشن بلایا گیا تھا جو اسٹینڈنگ کمیٹیاں بننے کا تھا بد قسمتی سے ہم اس

کو فائل نہیں کر سکے ہیں کہ ہم نے کس پارٹی کا کون ممبر کس کمیٹی میں ڈالنا ہے یہاں پر میں صرف ایک Request کروں گی کہ جتنی جلد ہو سکے۔ اور میں جناب اسپیکر! آپ سے گزارش کروں گی کہ اسٹینڈنگ کمیٹی کا مسئلہ حل کیا جائے۔ اور پھر ان کو فعال کیا جائے اور یہ جتنے مسائل ہیں یہ ان کو دئے جائیں ان کے نتائج پھر اسمبلی میں پیش کئے جائیں۔ ایک اور چیز جس کے بارے میں میرے تحفظات ہیں یہاں پیپلز پارٹی کی حکومت ہے میں ان کو یہاں کریڈٹ دینا چاہتی ہوں مینظیر بچت کارڈ کے نام سے ایک اسکیم ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ نے تو یہ ایک اچھی نیت سے اسکیم جاری کر دی ہے کیا وہ مستحق لوگوں تک پہنچ رہی ہے آپ نے اس پر چیک اینڈ بیلنس رکھنا ہے۔ ورنہ یہ بالکل بے کار ہے اگر مستحق لوگوں کو وہ پیسہ نہیں جا رہا ہے تو پھر اس کا کیا فائدہ ہے مہربانی کر کے ایک ایسا سٹم جاری کر دیں جو اس پر چیک اینڈ بیلنس رکھے کہ ہم یہ جو چیزیں لا رہے ہیں یہ جو کارڈ ہم نے متعارف کرائے ہیں کیا اس کا فائدہ ہمارے اس طبقے کو پہنچ رہا ہے جس کے لئے ہم نے یہ شروع کیا ہے دوسری بات جو خواتین کے حوالے سے ہے بجٹ سارا پڑھا پچھلے پانچ سال سے پڑھتے آئے ہیں۔ تعریفیں بھی کی ہیں لیکن مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہر بجٹ کے بعد تقریر کرنے کے باوجود بھی اس بجٹ میں بھی وہی حال ہے کہ اس بجٹ میں کچھ بھی نہیں رکھا گیا ہے۔ جیسے غزالہ گولہ صاحبہ نے کہا ہے کہ وومن ڈویلپمنٹ کے لئے تو ہم ایک ڈیپارٹمنٹ ہی نہیں رکھ سکے ہیں۔ اس بارے میں ہم کہاں سے انفارمیشن لیں اور کہاں ہم دیکھیں کہ ہمیں کس چیز کے لئے کہاں جانا ہے تو خواتین کے جو مسائل ہیں اور یہاں جوان کی اسکیمات ہیں وہ ساری غیر ملکی امداد کی ہیں۔ ایشیئن بینک دے رہا ہے اور جہاں سے بھی ہماری اسکیمات آ رہی ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ہماری اپنی حکومت عورتوں کے لئے کیا کر رہی ہے ابھی تک یہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے اس بارے میں دیکھنا ہے۔ سب سے اہم مسئلہ صحت اور تعلیم کا ہے صحت میں ہم نے %1.1 رکھ دیا ہے اگر اندرون بلوچستان چلے جائیں تو عورت کا سب سے بڑا مسئلہ صحت کا ہے وہاں پر کوئی صحت کے مراکز نہیں ہیں اگر خدانخواستہ عورت کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے تو وہ کہاں پر جائے۔ اندرون بلوچستان سے آتے ہوئے اس کو کتنا وقت لگے گا آیا وہ اس سے بچ بھی سکے گی یا نہیں۔ تو اس حوالے سے وہاں ڈاکٹر لیڈی ڈاکٹر تعینات کئے جائیں۔ اندرون بلوچستان آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ ہم اس صحت کی مد میں ضائع

کر رہے ہیں مجھے یہ نظر نہیں آتا ہے کہ 1.1% بجٹ صحت کے لئے بہت ہی مناسب بجٹ ہے۔ بیشک یہ کم ہے لیکن اس بارے میں یہ کہہ رہی ہوں کہ اس بجٹ سے بھی کچھ اسکیمات بجٹ کے بارے میں مختص کی جاتیں تو یہ بہتر ہوتا۔ اس کے علاوہ ایک اور چیز جس کے بارے میں میں یہ کہوں گی کہ بلوچستان اپنی کڑھائیوں کی وجہ سے دنیا میں بہت مشہور ہے۔ غیر ممالک میں اس صنعت کو بہت فروغ ہے اور اس کو بہت پسند کیا جاتا ہے صنعتی ترقی کے لئے ہماری عورتوں کو اس کے لئے قرضے ملنے چاہئیں تاکہ وہ اپنے گھروں میں بیٹھ کر اپنی اس صنعت کو پروموٹ کر سکیں۔ اگر ان کو ہم قرضے فراہم کرتے ہیں تو اس میں جو بیچ میں ڈل مین ہے وہ ان سے اونے پونے داموں ان کی اتنی محنت کو لے کر مارکیٹ میں دگنے چوگنے پیسے پر فروخت کر دے گا۔ تو یہ سارا منافع عورت کی محنت کا ایک ڈل مین کو چلا جاتا ہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ اگر آپ چھوٹی صنعتوں کی طرف کچھ توجہ دیں عورتوں کو انکے لئے قرضے دیں ایک تو یہ ہوگا کہ ہم عورتوں کو مالی طور پر مستحکم کر رہے ہوں گے اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم اپنی ثقافت کو ترقی دے رہے ہوں گے۔

جناب اسپیکر: شکر یہ محترمہ۔ نسرین کھیتراں صاحبہ!

محترمہ نسرین رحمان کھیتراں: شکر یہ جناب اسپیکر! آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ہے میرا خیال ہے مجھے اپنا تعارف کرانے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں واحد عورت ہوں جو ضلع سیٹ پر منتخب ہو کر میں یہاں آئی ہوں۔ میرے لئے سارے ایوان کے ممبران محترم ہیں۔ ہم نے پانچ سال گزارے ہیں لیکن اپوزیشن ہونے کے باوجود اتنی تلخیاں اتنی ذاتیات کبھی دیکھنے میں نہیں آئی ہے جتنی آپ کی سرپرستی میں اور اس کو لیشن گورنمنٹ میں نظر آ رہی ہے۔ اگر پی ایس ڈی پی اٹھا کر دیکھا جائے اور آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ ایم ایم اے کے کتنے منسٹر کس کس ڈیپارٹمنٹ میں تھے اور (ق) لیگ نے اس کے لئے کتنی قربانیاں دی ہیں یہ تاریخ میں لکھ دیا گیا ہے۔ اگر ہمیں یہ کہا جائے کہ پچھلے دور میں بجٹ کھایا گیا ہے تو اس سے اور کوئی زیادہ ثبوت نہیں ہے کہ پی ایس ڈی پی میں سب سے زیادہ ایم ایم اے کا حصہ تھا کیونکہ ہمارے سینئر منسٹر جو میرے لئے بہت محترم ہیں۔ میں ان پر تنقید نہیں کر رہی ہوں لیکن یہ سب ان کے ہاتھ میں تھا۔ کہ کس طریقے سے خرچ کیا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ اس بجٹ کے بارے میں بات کریں۔

محترمہ نسرین رحمن کھیتراں: میں بجٹ کے بارے میں بھی بات کر رہی ہوں کیونکہ یہ بات یہاں ڈسکس کی گئی ہے اور بجٹ کی ہی بحث میں یہ کہا گیا ہے جبکہ اٹھارہ منسٹریاں ان کی تھیں اور آپ یہ بہتر جانتے ہیں کہ ہم لوگوں نے اس کے لئے کتنا Sacrifice کیا تھا اور دوسرا یہ کہ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ موجودہ بجٹ پر آئیں۔

محترمہ نسرین رحمن کھیتراں: میں موجودہ بجٹ پر ہی آ رہی ہوں جیسا دوسروں کو تحمل سے سنا تھا جناب اسپیکر! میں کوئی غلط بات نہیں کر رہی ہوں میں صرف جواب دے رہی ہوں۔ یہ بجٹ جس طریقے سے آیا ہے اس کے بارے میں میری بہنوں نے بھی بڑے اچھے طریقے سے کہا ہے اور بھائیوں نے بھی کہا ہے کہ یہ ایک بڑا عوامی بجٹ ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ یہ عوامی بجٹ ہے۔ ابھی میری ایک بہن نے کہا ہے کہ ہمیں کسکول لے کر فیڈرل کے پاس جانا ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے ہم تمام چیزیں وہاں سے لیکر آتے ہیں لیکن یہاں دیکھا جائے کہ ان کا استعمال یہاں پر کیسے ہوتا ہے۔ پچھلے ادوار میں ایجوکیشن کی مد میں بہت ہی پیسہ آیا ہے لیکن اسی کو صحیح استعمال نہیں کیا گیا ہے %1.5 تو ابھی تک ان کے پاس پڑا ہوا ہے لیکن ہمیں یہ طریقہ کار نہیں آتا ہے کہ یہ جو پیسہ ہمیں ملا ہے کہ ہم اس کا استعمال کر لیں اور کس طریقے سے۔ لیکن کچھ لوگ کہتے ہیں یہ کھایا گیا ہے لیکن جب کچھ لوگوں سے یہ نہیں کھایا جاتا ہے تو وہ یہ کہتے ہیں باقیات میں رکھ لیتے ہیں۔ ہماری اسکیمات میں تعلیم، صحت اور صاف پانی ان کو پرائیٹیز پر رکھنا چاہئے۔ سب سے بڑی چیز جیسے ہمارے اندرون علاقوں میں تعلیم، صحت اور صاف پانی کا فقدان ہے ہمیں ان پر زیادہ زور دینا چاہئے اور ان کے لئے زیادہ اسکیمات رکھنی چاہئیں۔ آپ کے توسط سے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جیسے صحت کے متعلق میرے قلعہ عبداللہ کے بھائی نے بھی کہا ہے کہ وہاں پر اگر ہسپتال ہیں تو ڈاکٹرز نہیں ہیں یہ ہماری اپنی پالیسی کمزور ہے کیونکہ بی ایم سی میں اتنے ڈاکٹرز ہیں جس کو آپ دیکھیں کہ سب سے زیادہ بھر مار اسی میں ہے کیا ہم ایسے نہیں کر سکتے کہ ہم پبلک سروس کمیشن کے تھرو اپنے جو نیئر ڈاکٹرز ہیں ان کو سلیکٹ کر کے انٹری میں بھیجا جائے۔ اس سے پہلے بھی بات ہو چکی ہے کہ ہم اپنے ڈاکٹرز جس ڈسٹرکٹ سے سیٹ لیتے ہیں انکے لئے ضروری کیا جائے کہ After training وہ اپنے ڈسٹرکٹ میں پانچ

سماں ضرور Serve کریں۔ اس طریقے سے ہمیں صحت کی سہولیات بھی میسر ہوں گی اور ہمارے ڈاکٹرز کو Responsibility نبھانے کا طریقہ کار بھی آئے گا۔ میں آپ کے توسط سے یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے جتنے ٹیچرز اور ہمارے بیورو کریٹس ہیں وہ تقریباً 45% یا 65% باہر سے آتے ہیں کیا ہمارے اپنے لوگ ان کو آپ گریڈ کیا جائے اور ان کو اس لیول پر لایا جائے اور وہ ہمارے اداروں کو سنبھالیں تو میرا خیال ہے کہ ہمارے لوگوں کو اس سے زیادہ فائدہ ہوگا۔ دوسرا یہ کہ جب ہمارا بجٹ بنتا ہے تو اس میں عوامی نمائندوں کی کوئی بھی شمولیت نہیں ہوتی تو میں آپ کے توسط سے یہ Request کرنا چاہتی ہوں کہ جب بجٹ بنے تو اس میں کم از کم وقت سے پہلے اسکی تیاری کی جائے اور عوامی نمائندوں کو اس میں شامل کیا جائے۔ انکی رائے لی جائے اور اسکے بعد یہ بجٹ جیسے پراسس چلتا ہے کہ اس کو کمیٹیز کے حوالے کیا جاتا ہے اور کمیٹیز کی منظوری کے بعد پیش کیا جاتا ہے Kindly اس پر غور کیا جائے اور اس طریقے سے جیسے فیڈرل والوں نے کہا کہ ہم مارچ یا اپریل میں شروع کریں گے Next coming budget تو I hope ہمارے Provincial level پر بھی یہ بندوبست کیا جائے۔ اور اسکے بعد جیسے پراسس ہے کہ اس میں عوامی نمائندوں کی شمولیت ہونی چاہئے کمیٹیز کے حوالے کیا جائے After کمیٹیز کی Approval کے اس کو ایوان میں لے آئیں۔ تو میرا خیال ہے کہ ہمارے منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوتے ہیں اور وہ اس چیز کو نوٹ کریں گے جیسا کہ میری بہن نے کہا کہ ہماری کمیٹیز کو فعال کیا جائے اور انہیں جلد سے جلد بنا دی جائیں اور ہمارے جتنے بھی Problems ہیں ان کو کمیٹیز کے ذریعے حل کیئے جائیں۔

Thank you.

Mr. Spender: Movlavi Mohammad Sarwar Minister labour on a point of order.

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب اسپیکر! ایم ایم اے کے حوالے سے بات ہوئی میں ریکارڈ درست رکھنے کے لئے عرض کروں گا کہ ایم ایم اے کے جو ممبران کچھلی گورنمنٹ میں تھے ان کے حلقوں میں جتنی بھی پی ایس ڈی پی کی اسکیمات ہیں میں آج بھی اس فلور پر چیلنج کرتا ہوں کہ آپ انکو آری کمیٹی بنا دیں اور ان کو چیک کریں وہ Ground پر موجود ہیں۔ اور معزز رکن کا جس حلقے سے

تعلق ہے اس کے حلقے میں بھی اسی کمیٹی کو بھیج دے کہ وہاں پی ایس ڈی پی میں جو کچھ ہوا ہے وہاں Ground پر کیا موجود ہیں۔

محترمہ نسرین رحمن کھیتراں: سی ایم صاحب سے کمیٹی بنائی جائے۔

جناب اسپیکر: محترمہ ٹھیک ہے انہوں نے اپنا پوائنٹ کلیئر کر دیا ہے۔ جی منسٹر ایریلیکیشن - You are on a point of order. یا بحث میں حصہ لے رہے ہیں۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): نہیں سر! میں Point of order پر ہوں۔ ہمارے جو منسٹر ہیں ان کے حلقوں میں آپ اگر یہ پرانی پی ایس ڈی پی اٹھا کر دیکھیں اس میں 80% سکیمیں میرا خیال ہے قلعہ سیف اللہ کی ہیں ابھی دو سو بور جو پچھلی گورنمنٹ نے منظور کئے تھے۔ چھ دن سے میں نے سب ایم پی ایز کو بولا کہ جی دو سو بور ہیں ہم لے آئیں گے تاکہ اس کو ایم پی ایز پر تقسیم کریں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے سردار صاحب! آپ کی بات ریکارڈ پر آگئی۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): لیکن اس کا ریکارڈ نہ مجھے پی اینڈ ڈی دے رہا ہے اور نہ بی ڈے اے دے رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ دو سو بور بھی ہضم کر چکے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے کہ پی اینڈ ڈی کو آپ پابند کریں کہ یہ دو سو بور کہاں گئے ہمارا خیال تھا کیونکہ 31 رگ اس وقت ہمارے پاس ہیں اس سے تو ایک بور نہیں ہوا جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہتے ہیں بور ہو گیا۔ کیسے بور ہو گئے تو ہم کہتے ہیں یہ جتنے ایم پی ایز وہاں ہیں سب پر تقسیم کیا جائے جو مولانا صاحب نے چیلنج کیا کہ ہمارے ایم ایم اے والوں کے حلقوں میں ہم کہتے ہیں کہ مولانا صاحب ایک تکلیف کریں مولانا واسع کو سنبھالیں یہ ساری پی ایس ڈی پی صحیح ہوگی بچٹ صحیح ہوگا کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔

جناب اسپیکر: جی مولوی عبدالصمد صاحب!

مولوی عبدالصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات و جنگلی حیات): (عربی) میں سب سے پہلے اسپیکر صاحب! آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ اس کے بعد میں وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب اسلم رئیسانی، سینئر وزیر مولانا عبدالواسع صاحب اور فنانس منسٹر میر محمد عاصم کر دیگلو صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے صوبے کے موجودہ حالات کے مطابق متوازن اور

ایک بہت اچھا بجٹ پیش کیا۔ جناب اسپیکر! یہ باتیں جو اسمبلی کے فلور پر ہو رہی ہیں کہ سابقہ دور کی تحقیقات کی جائیں میں سمجھتا ہوں کہ وقت کا ضیاع ہیں آپ پاکستان کی تاریخ پر نظر رکھیں۔ ضیاء الحق مرحوم کے زمانے سے لے کر آج تک جن کی بھی تحقیقات ہوئیں ان پر کتنے پیسے خرچ ہوئے اور کیا نتیجہ برآمد ہوا میں سمجھتا ہوں کہ ماضی میں الجھنے کی بجائے ہمیں مستقبل کی فکر کرنی چاہئے ہمیں پاکستان کو بنانا چاہئے ہمیں بلوچستان کو ترقی کے منزل پر لے جانا چاہئے۔ جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسمبلی ایک معزز ایوان ہے اور یہ مسائل کے حل کے لئے ہے ہمیں لوگوں نے انتہائی محنت اور اپنے پیٹ کاٹ کر اپنے مسائل کیلئے اس معزز ایوان میں بھیجا ہے۔ ہمیں ان لوگوں کی فکر کرنی چاہئے انکے مسائل کو اس ایوان میں ڈسکس کرنا چاہئے نہ کہ ہم ماضی میں الجھیں کہ ماضی میں کیا ہوا اب کیا ہو رہا ہے یہ میرے خیال میں وقت کا ضیاع ہیں۔ جناب اسپیکر! میرا تعلق ضلع زیارت سے ہے اور میں حکومت کا حصہ ہوں میں اپنے محکمے کے حوالے سے اس ایوان کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرا محکمہ جنگلات و جنگلی حیات پورے بلوچستان پر محیط ایک محکمہ ہے جسکے پراجیکٹ بلوچستان کے تمام کونوں پر واقع ہیں یہ محکمہ ایک طویل عرصے سے ایک ایسا محکمہ چلا آرہا ہے جس پر کسی نے بھی توجہ نہیں دی ہے۔ یہ محکمہ زبوں حالی کا شکار ہے اگر وائلڈ لائف کے حوالے سے دیکھا جائے تو پورے بلوچستان میں وائلڈ لائف کے بہت کم ملازمین ہیں انکی دیکھ بھال کا کوئی انتظام نہیں ہے انکی سیکورٹی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! میں آپ کے توسط سے اور اس معزز ایوان کے توسط سے اور ان تمام ممبران اور حکومتی وزراء کے توسط سے میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ خدارا اس محکمے کی طرف توجہ دی جائے اس محکمے کو کم از کم بجٹ میں دو فیصد حصہ دیا جائے یہ بات میں نے چیف منسٹر صاحب کو بھی بتائی ہے منسٹر فنانس کو بھی بتائی ہے اور ہر رکن کو میں نے یہ مسئلہ پیش کیا۔ جناب والا! اسمبلی کے فلور پر یہ بات کی جاتی ہے کہ ہم بھیک مانگ رہے ہیں بھیک مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم پاکستان کا حصہ نہیں ہیں اسلامی جمہوریہ پاکستان وفاق سمیت چار اکائیوں پر مشتمل آزاد کشمیر الگ ریاست ہے لیکن ملحق پاکستان کے ساتھ ہے ہم پاکستان سے علیحدہ نہیں ہیں ہم اگر وفاق سے کچھ مانگتے ہیں تو اپنے حق کے طور پر مانگتے ہیں۔ جیسا ایک بچہ اپنے باپ سے مانگتا ہے اگر ہم یہ بات کرتے ہیں کہ ہم بھیک مانگتے ہیں تو یہ ہم اپنی جگہ ہنسائی کرتے ہیں ہم اپنے آپ پر ہنستے ہیں ہم پاکستان کا حصہ ہیں

بلوچستان پاکستان کا حصہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمام ممبران کو اور تمام منسٹر صاحبان کو میرا یہ مشورہ ہے کہ کم از کم یہ بات نہ کی جائے اس سے بلوچستان کے عوام کی توہین ہوتی ہے۔ دوسری بات ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ جنگلات بلوچستان کے اکثر اضلاع وہ پرائونٹل محکمہ جنگلات کے حوالے ہیں کچھ ایسے اضلاع ہیں جن میں جنگلات ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ہے جن پر ہمارا حکم نہیں چلتا ان کو سیدھا کرنے کے لئے ان میں کام کروانے کے لئے ہمیں ڈی سی او سے بات کرنی پڑتی ہے اگر وہ ہماری بات مانتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ وہاں حالات انکے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ میں اسمبلی کے تمام ممبران سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ یہ قرارداد پاس کر لیں بلکہ یہ قانون پاس کر لیں کہ محکمہ جنگلات بلوچستان کے تمام اضلاع کو پرائونٹل کے حوالے کر دیا جائے تاکہ ہم اسکی براہ راست نگرانی کر سکیں اور محکمہ جنگلات کو بچایا جاسکے۔ جناب والا! ہرنائی وولن ملز چند مہینے پہلے انکی منتقلی کی کوشش کی گئی تھی میں انکی منتقلی کی مذمت کرتا ہوں اور میں اسمبلی کے فلور پر یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ہرنائی وولن ملز کی منتقلی کو روکا جائے اور اس کو چلایا جائے۔ تاکہ ہرنائی کے عوام جو پہلے اس ملز سے فائدہ اٹھا رہے تھے اب بھی وہ فائدہ اٹھائیں۔ جناب اسپیکر! ہرنائی کچھ روڈ کوئی چار پانچ مہینے سے کچھ سے لے کر شاہرگ تک ان پر اربوں روپے کا کام ہوا لیکن ابھی کام رکا ہوا ہے اور یہ کام کا ٹائم بھی ہے موسم سرما میں اکثر سیمنٹ کا کام نہیں ہوتا لگ نہیں لگتا۔ میں اسمبلی فلور پر یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس روڈ کے لئے جو کمپنی کام کر رہی ہے اس کا محاسبہ کیا جائے کہ یہ کام کیوں رکا ہوا ہے کیوں نہیں ہو رہا ہے۔ زیارت کی ترقی کے حوالے سے میں کہتا ہوں کہ زیارت ایک بارانی علاقہ ہے وہاں پانی کے ذخائر کا دار و مدار بارش پر ہوتا ہے اور بارش کے پانی کو سٹور کرنے کے لئے وہاں ڈیم کی ضرورت ہے پہلے بھی جتنے ڈیم بنے ہیں ان کی وجہ سے زیارت ابھی تک تھوڑا سا بچا ہوا ہے اگر وہاں مزید ڈیم بنائے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ زیارت جو کروڑوں روپے زرمبادلہ کی شکل میں حکومت بلوچستان کو دیتی ہے اس سے ان باغات کو بچایا جاسکتا ہے۔ بورنگ کی زیادہ شدید ضرورت ہے کچھلی حکومت نے جو بورنگ زیارت میں لگائے تھے ان کی وجہ سے بھی بہت علاقہ بچا ہوا ہے اور قحط سالی کی وجہ سے زیارت کے عوام کی قوت خرید ختم ہو کر رہ گئی ہے زیارت کے عوام کو ایک طرف بور دیا جائے اور دوسری طرف بجلی کے فلیٹ ریٹ کا میں یہاں اسمبلی کے فلور پر مطالبہ کرتا ہوں کہ زیارت اور جو اس کے

آس پاس کے اضلاع ہیں بلوچ بیلٹ میں ہے یا پشتون بیلٹ میں ہے ان کا زیادہ تر دار و مدار بورنگ پر ہے اور ان کے لئے فلیٹ ریٹ کا انتظام کیا جائے۔ جناب اسپیکر! زیارت میں ٹیلیفون کا انتظام بالکل نہیں ہے پرانا ٹیلیفون سسٹم ہے جو اس وقت ناکارہ ہے زیارت میں یوفون اور ٹیلیویران کمپنیوں کو ہم طویل عرصے سے اور ان کو راغب کرنے کے لئے مختلف طریقے استعمال کر رہے ہیں لیکن ابھی تک ہماری آواز ان تک نہیں پہنچی ہے وہ راغب نہیں ہوئے ہیں۔ میں اسمبلی کے فلور پر تمام ممبران سے یہ اپیل کرتا ہوں خصوصاً چیف منسٹر کو وہ اس مسئلے پر توجہ دیں۔ آخر میں تمام اسمبلی ممبران سے منسٹر صاحبان سے درخواست کرتا ہوں کہ خدا کیلئے اسمبلی کو چھلی بازار نہ بنائیں اسمبلی ایک معزز فورم ہے یہ عوام کے مسائل کے لئے ہے یہ جنگ اور جھگڑے کے لئے نہیں ہے ہمیں ماضی میں الجھنے کی بجائے مستقبل کی فکر کرنی چاہئے اور دین کی فکر کرنی چاہئے دین اخلاق سے بنا ہے ہمیں اخلاق کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ بات کرنی چاہئے۔ جب ہم احتساب کی بات کرتے ہیں تو 1947ء سے لے کر آج تک کرنا چاہئے جو کہ ناممکن ہے اس لئے میں تمام ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ ماضی میں الجھنے کی بجائے مستقبل کی فکر کریں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر رقیہ صاحبہ!

ڈاکٹر رقیہ ہاشمی (وزیر بین الصوبائی رابطہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ جناب اسپیکر! نئی منتخب عوامی حکومت نے نیا عوامی بجٹ جناب محمد اسلم ریسانی اور وزیر خزانہ میر عاصم کردگیلو نے بہت ہی جامع اور آسان بنایا ہے اگر اس کو اور خوبصورت بنانے کے لئے ہم خواتین کی رائے کو بھی شامل کر لیا جاتا تو یہ بجٹ بہت زیادہ خوب صورت بن سکتا تھا لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم خواتین کی رائے نہیں لی گئی جس کے لئے میں آنجناب کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب کے گوش گزار کرنا چاہوں گی کہ آئندہ آنے والے بجٹ میں ہم تمام خواتین چاہے وہ ریزرو سیٹ پر ہیں یا ڈائریکٹ منتخب ہو کر آئی ہیں تو ہم بھی اسمبلی کے برابر کے ممبر ہیں تو ہمارا استحقاق مجروح نہ کیا جائے۔ جناب! 71 ارب 19 کروڑ کا بجٹ یہ تو کتابوں کا ہیر پھیر ہے اتنا پلندہ ہمارے پاس کتابوں کی صورت میں ضرور ہے میں اپنی ذاتی بات کروں گی کہ میں فنس یا حساب کتاب کا تو ہیر پھیر نہیں جانتی ہوں میں تمام اسمبلی ممبران سے گزارش کروں گی کہ

تمام ممبران نے اپنے ترقیاتی بجٹ کے لئے گفتگو کی ہے میں ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ یہاں جو بجٹ کی خصوصی بات ہے کہ اس میں بیس فیصد اضافہ سرکاری ملازمین کو دیا ہے خدا کرے وہ بیس فیصد اضافہ اس وقت ہی ممکن ہو سکتا ہے جب ہم مہنگائی کو کسی حد تک کم کریں گے تو تب ہی یہ بیس فیصد اضافہ اس کے کام آ سکتا ہے۔ اسی طرح گریڈ 4 تک کے ملازمین کو جو اگلے گریڈ میں ترقی دینے کے لئے کہا گیا ہے یہ میں سمجھتی ہوں کہ اس صوبے کے تمام ملازمین کی اکثریت کلاس فور میں ہے ان کو فائدہ پہنچے گا ان کی مدد ہو جائے گی۔ یہاں جناب اسپیکر! میں نئی اسامیوں کے بارے میں بات کروں گی کہ پچھلی حکومت نے Coalition govt میں ہمارے ساتھ ایم ایم اے تھی دوسرے نمبر پر ہماری دوسری جماعتیں تھیں جنہوں نے بے روزگاری ختم کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے بھی انہوں نے کوئی نئی نوکری نہیں دی ہے۔ تو میں اس نئی منتخب حکومت سے گزارش کروں گی کہ پچھلی حکومت کی کوتاہیوں کو دیکھتے ہوئے اب یہ کوتاہیاں نہ کریں بلکہ جو دو ہزار چار سو پچیس اسامیاں پیدا کی گئی ہیں ان کو فوراً فل کر دیا جائے تاکہ یہ جولا اینڈ آرڈر کی یہ جو صورتحال بہت خراب ہے کچھ حد تک اس کو بہتر کر سکتے ہیں۔ میں یہاں صرف یہ کہنا چاہوں گی کہ صوبائی حکومت کا بجٹ بنانے میں اہم کردار ہے ہم کفایت شعاری سے کام لیں اور اسلام آباد سے پھر امداد مانگیں تو اس بجٹ کا وزن کم کرنے میں مزید آسانی ہوگی۔ یہاں میں زرعی شعبے کی بات کروں گی کہا گیا ہے کہ انیس ہزار ایکڑ کو قابل کاشت بنایا جائے گا اگر انیس ہزار ایکڑ خالی زمین قابل کاشت ہو جائے گی تو یہی علاقے کے لوگوں کو روزگار مہیا ہوگا یہ بھی ایک بہت اچھا بجٹ کا حصہ ہے جناب! میں یہاں کیڈٹ کالج کی بات کروں گی پچھلے دور حکومت ہماری حکومت نے نہ جانے آٹھ کالج بنائے تھے اب اس حکومت نے پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ اس حکومت کی تجاویز میں شامل ہیں میں گزارش کروں گی کہ پہلے یہ دیکھا جائے کہ پچھلی حکومت کے کالج کن مراحل میں ہیں اس پر ایک کمیٹی بنا دی جائے کہ وہ کیڈٹ کالج پاپہ تکمیل تک پہنچے ہیں یا نہیں؟ اور یہ جو نئے پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ بنائے جائیں گے ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اور ایک سب سے اچھا قدم ہوا ہے کہ بلوچستان پبلک اتھارٹی کے بل کو منظور کیا گیا ہے اس کے لئے میں گزارش کروں گی کہ اسمیں آزیہ بل ممبران کو اس میں نمائندگی دی جائے تاکہ وہ اس بل میں اپنے موقف کو اور فیڈرل لیول پر بات کر سکیں۔ آخر میں آپ ممبران سے میری گزارش ہوگی کہ رول آف

برنس کو دیکھیں کہ اس میں کسی پارٹی کا نام اس اسمبلی میں لیا جاسکتا ہے اس کو تنقید کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے اگر مستقبل میں ہم لوگوں پر اس طرح کے حملے ہوتے رہے تو ہم بھی اپنا دفاع کرنے کے لئے عملی طور پر بات کر سکیں۔ میں اپنے تمام معزز ممبران سے گزارش کروں گی کہ یہاں خواتین کی تعداد بارہ ہے ماں بھی ہے ایک بیوی بھی ہے ایک بہن بھی ہے ایک بیٹی بھی ہے جب کسی کے متعلق بات کرنی ہو تو برائے خدا ان خواتین کو عزت دی جائے عزت کے طریقے سے بات کی جائے۔ شکر یہ!

جناب اسپیکر: Thank you عبدالخالق بشر دوست!

عبدالخالق بشر دوست (وزیر بلدیات): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں چیف منسٹر جناب نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب اور وزیر خزانہ میر عاصم کرد صاحب کو مبارک باد دوں گا کہ بہت آسانی سے کابینہ میں بجٹ پاس ہوا ہے اور یہاں بھی آسانی سے پاس ہو جائے گا۔ جو اچھا ماحول یہاں نظر آ رہا ہے کوئی تنقید کوئی اور چیز یہاں نہیں ہے میں اپنے ضلع کی طرف سے یہ خوشخبری دوں گا کہ وہاں پر کوئی مسئلہ نہیں ہے سب ٹھیک ٹھاک چل رہے ہیں۔ ہسپتال جس میں انسانیت کی خدمت ہوتی ہے وہاں پر مریض آ کر داخل ہوتے ہیں لیکن وہاں پر ایک ای ڈی او ہیلتھ تعینات کیا گیا ہے جس کے خلاف لوگوں نے شٹر ڈاؤن بھی کئے ہیں ہڑتال بھی کی ہے اس کے باوجود وہاں پر ہسپتال میں ڈاکٹر موجود ہیں لوگ ان سے بہت خوش ہیں میری بیویوں کو سب کچھ مل رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ڈی سی او نروب نے اپنے ان کئے ہوئے کروتوتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنا اکاؤنٹ نیشنل بینک سے حبیب بینک منتقل کر دیا ہے یا کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے منسٹر کو اس کا پتہ ہو یا نہ ہو۔ اور اس کے علاوہ وہاں پر ایک ٹی ایم او کے ہوتے ہوئے دوسرے کا بھی آرڈر کر دیا گیا ہے کہ پہلے جو عین ہے یا جو کچھ وہاں پر کیا گیا ہے اس کو چھپانے کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے اور اس کے علاوہ ایک منسٹر نے جنگلات کے بارے میں کہا ہے ہمارے جنگلات بھی ضلع شیرانی کے محفوظ ہیں اور منسٹر جنگلات صاحب تشریف رکھتے ہیں میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ وہاں پر چلغوزہ اور زیتون کے جنگلات ہیں وہ محفوظ ہیں۔ آخر میں میں اس متوازن بجٹ پر آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ شکر یہ!

مولوی عبدالصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات و جنگلی حیات): جناب! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب! میرا

ڈیڑھ ماہ سے بطور وزیر آرڈر ہوا ہے اجلاس کے بعد میں تمام صوبے کا دورہ کر کے جو میں اپنی آنکھوں سے دیکھوں گا تو میں ان تمام مسائل کی طرف توجہ دوں گا انشاء اللہ۔
جناب اسپیکر: ok اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 26 جون 2008ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اسمبلی کا اجلاس ایک بجکر پچیس منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

﴿اجلاس منعقدہ 25 جون 2008ء بمطابق 20 جمادی الثانی 1429 ہجری بروز بدھ﴾

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
1	آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	1
1	رخصت کی درخواستیں۔	2
2	میزانیہ بابت سال 2008-09 پر بحث۔	3

